Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

ہوشیار سنگھ اور دیگران

بنام

سٹیٹ آف پنجاب

تاریخ فیصلہ: 29 اکتوبر 1991

[کلدیپ سنگھ اور مدن موہن پنچھی، جسٹس صاحبان]

تعزیرات ہند، 1860:

دفعات 148، 149، 302، 302/149، 307، 307/149:

قتل عمد، قتل کی کوشش-9 ملزمان کا مقدمہ-4 کا بری ہونا اور 5 کی سزا- درستگی۔

ایویڈنس ایکٹ، 1872:

قتل اور قتل کی کوشش- بڑی تعداد میں شرکاء- کچھ ملزمان کا بری ہونا اور دیگر کی سزا- استغاثہ کا ثبوت - قابل اعتمادیت: قانونی اصول: جو ایک بات میں جھوٹا ہو، وہ ہر بات میں جھوٹا سمجھا جائے- نصیحت کے اطلاق کی قانونی حیثیت- ثبوت کی حیثیت۔

زمین کے ایک مخصوص پلاٹ کے قبضے کے متعلق ایک مقدمہ فریقین اور ملزمان کے درمیان سول کورٹ میں زیر سماعت تھا۔ 16 دسمبر 1975 کو صبح تقریباً 8 بجے ملزمان، جن کے پاس آتشیں ہتھیار اور تیز دھار ہتھیار تھے، مدعیان کے بیرونی گھر پر پہنچے اور ان پر حملہ کر دیا۔ استغاثہ کے موقف کے مطابق، ملزم نمبر 4 جو کہ غیر مسلح تھا، نے متوفی نمبر 1 کو للکارتے ہوئے ترغیب دی اور اس کے لمبے بال پکڑ لیے جبکہ ملزم نمبر 1 نے اس پر رائفل سے گولی چلائی اور ملزم نمبر 7 نے اس کے سر پر گنڈاسے کے دو لگاتار وار کیے۔ ملزم نمبر 9 نے گواہ استغاثہ 15 پر گولی چلائی۔ ملزم نمبر 6 اور 8 نے متوفی نمبر 2 پر ایک ایک گولی چلائی جو بھی اپنی چوٹوں سے ہلاک ہو گیا۔ گواہ استغاثہ 16 پر ملزم نمبر 2 نے گولی چلائی جس سے اس کے بائیں بازو اور پہلو میں گولی لگی۔ ملزم نمبر 3 اور 5 نے گواہ استغاثہ 17 اور ایک خاتون کو بالترتیب گنڈاسے اور نیزے کے الٹے حصے سے وار کیے۔ ملزمان کی طرف سے، ملزم نمبر 5 کے نیزے کا وار غلطی سے ملزم نمبر 9 کو لگا اور ملزم نمبر 6 کی گولی غلطی سے ملزمان کی طرف کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک اور شخص کو لگا جو بعد میں مر گیا۔ مدعیان کے خاندان کے اراکین کے علاوہ، پڑوسیوں، گواہ استغاثاں 18 اور 19 نے بھی واقعہ دیکھا۔ ملزمان پر یہ بھی الزام تھا کہ وہ مدعیان کی رائفل اور ریوالور لے کر بھاگ گئے۔ پولیس کی تفتیش کے نتیجے میں 9 ملزمان کا مقدمہ چلا۔

ٹرائل کورٹ نے چار ملزمان (نمبر 1 اور 3 سے 5) کو بری کر دیا لیکن اپیل کنندگان (ملزم نمبر 2 اور 6 سے 9) کو دفعات 148، 149، 302، 302/149، 307 اور 307/149 کے تحت مجرم قرار دیا اور انہیں مختلف مدتوں کی قید کی سزا سنائی۔

عدالت عالیہ نے اپیل کنندگان کی اپیل خارج کر دی، جس کے بعد عدالتِ عظمیٰ میں خصوصی اجازت اپیل دائر کی گئی۔

اپیل کنندگان کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ چار ملزمان کے بری ہونے کے باوجود کہ چشم دید گواہوں نے واقعے میں ان کی شرکت کی گواہی دی ہے، استغاثہ کے گواہوں کو قابل اعتماد نہیں سمجھا جانا چاہیے تاکہ سزاؤں کو برقرار رکھا جا سکے؛ اور استغاثہ ملزمان کی طرف کے افراد کو لگنے والی چوٹوں کی وضاحت کرنے میں ناکام رہا۔

اپیل کو خارج کرتے ہوئے یہ عدالت

قرار دیا کہ:

1۔ واقعے میں بڑی تعداد میں شرکاء کا ہونا کہیں نہ کہیں کچھ شک کا باعث ہو سکتا ہے۔ لیکن اس معاملے میں استغاثہ کا موقف مجموعی طور پر مضبوط تھا جس کی تائید گواہ استغاثاں 18 اور 19، پڑوسیوں، کے آزادانہ ثبوت سے ہوتی ہے۔ واقعہ مدعیان کے بیرونی گھر کے آنگن میں ہوا تھا۔ تفتیش کے دوران وہاں سے چار جگہوں سے خون آلود مٹی جمع کی گئی تھی۔ تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قانونی اصول "جو ایک بات میں جھوٹا ہو، وہ ہر بات میں جھوٹا سمجھا جائے" لاگو ہوتا ہے۔

2۔ ترغیب لازمی طور پر اضافی یا مبالغہ آمیز نہیں ہوتی اور ہر معاملے کے حقائق و حالات کے تناظر میں اس کا جائزہ لینا چاہیے۔

اس معاملے میں، ملزم نمبر 4 جو کہ بری ہو چکا ہے، کو جو کردار تفویض کیا گیا تھا کہ اس نے ترغیب دی، متوفی نمبر 1 کے لمبے بال پکڑے اور واقعے کے بعد اس کی رائفل لے گیا، سیشن جج کے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مطابق، مبالغہ کا حصہ تھا۔ یہ حقیقت کہ گرفتاری کے وقت ملزم کے پاس رائفل تھی، سیشن جج نے غیر معمولی سمجھا کیونکہ عام حالات میں اسے کہیں چھپا کر رکھنے کی توقع ہوتی۔ سیشن جج نے قرار دیا کہ وہ ملزم نمبر 4 کی مجرمانہ حرکت سے مطمئن نہیں ہوئے۔

ترغیب کے علاوہ، دیگر عوامل بھی موجود تھے جو سیشن جج کو اپنا موقف اختیار کرنے پر مجبور کر سکتے تھے، اور یہ ایک ممکنہ موقف تھا جو کوئی محتاط جج اختیار کر سکتا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ جو گواہوں نے واقعے کے وقت ملزمان کی شرکت کی گواہی دی ہے انہیں جھوٹا قرار دے دیا جائے۔

جینول حق بنام ریاست بہار، AIR 1974 SC 45، کا حوالہ دیا گیا۔

3.1 بری ہونے والے ملزم نمبر 3 کے حوالے سے، سیشن جج نے قرار دیا کہ اگرچہ گواہ استغاثہ 17 کو ملزم کے گنڈاسے کے الٹے حصے سے چوٹیں آئی تھیں لیکن ایف آئی آر میں ہتھیار کے استعمال کا ذکر تو تھا لیکن اس طریقے کا نہیں جس سے اسے استعمال کیا گیا تھا؛ اور یہ کہ عام طور پر ملزم سے توقع ہوتی کہ وہ کسی پر گنڈاسے کے تیز حصے سے کم از کم ایک وار کرتا۔ اس کے علاوہ واقعے کے بعد متاثرہ سے ریوالور لے جانا بھی اعتماد پیدا نہیں کرتا۔ ان حالات میں، ریوالور ہٹانے کے عمل کو شک کی نگاہ سے دیکھا گیا، خاص طور پر جب اس کی برآمدگی ملزم کی گرفتاری کے آٹھ دن بعد اس کے بیان کے نتیجے میں ہوئی۔ سیشن جج کا یہ موقف کہ بری ہونے والے ملزم نمبر 3 کے خلاف مقدمہ معقول شک سے بالاتر نہیں تھا، ایک ممکنہ موقف تھا جو محتاط نقطہ نظر سے اختیار کیا گیا تھا، اور اس سے استغاثہ کے گواہوں کی سچائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

3.2 بری ہونے والے ملزم نمبر 5 پر الزام تھا کہ اس نے نیزے کو الٹے طریقے سے استعمال کیا لیکن متعلقہ متاثرہ کو کوئی گھاؤ یا چھید والی چوٹ نہیں آئی تھی۔ ملزم کی گرفتاری کے سات دن بعد نیزے کی برآمدگی کو وقت کے فرق کی وجہ سے شک کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایف آئی آر میں ہتھیار کے استعمال کے مخصوص طریقے کے ذکر میں کمی تھی۔ سیشن جج کا یہ فیصلہ کہ ملزم نمبر 5 کو فائدہ شک دیا جائے، استغاثہ کے کیس کو کمزور کیے بغیر دیا جا سکتا تھا۔ بھوسے سے اناج کو الگ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اناج ضائع ہو جائے اور بھوسہ بچ جائے۔ جج کا ایسا موقف مجموعی کیس پر کوئی منفی اثر نہیں ڈالتا۔

3.3 بری ہونے والے ملزم نمبر 1 کے حوالے سے، ہتھیار کی تفصیل کو میڈیکل ثبوت سے متصادم پا کر سیشن جج نے استغاثہ کا کیس ملزم کے خلاف ثابت نہیں ہوا قرار دیا۔ اگرچہ سیشن جج نے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ملزم کو واضح طور پر فائدہ شک دینے کی بات نہیں کی، لیکن اس کا نقطہ نظر اسی سمت میں تھا۔ ملزم نمبر 1 کا بری ہونا بھی استغاثہ کے مجموعی کیس پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

4.1 ایف آئی آر میں واضح طور پر ذکر تھا کہ ملزمان کی طرف کے افراد کو لگنے والی چوٹیں ملزمان کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھیں؛ اور تمام چشم دید گواہوں نے اس پر واضح اور مستقل مزاجی سے گواہی دی۔

4.2 واقعے کا وقت صبح 8 بجے تھا اور گھر کے لوگ اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف تھے، مدعیان کو کسی حملے کی توقع نہیں ہوگی اور وہ آتشیں ہتھیاروں کے ساتھ تیار نہیں ہوں گے۔ یہ حقیقت کہ مدعیان کے لائسنس یافتہ ہتھیاروں کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملا، خود اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ملزمان کی طرف کے افراد کو لگنے والی چوٹیں حادثاتی تھیں اور استغاثہ کے بیان کے مطابق لگی تھیں۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 404 of 1979.

پنجاب عدالت عالیہ کے 19 اپریل 1979 کے فیصلے اور آرڈر کے خلاف جو فوجداری اپیل نمبر 843 of 1976 میں دیا گیا تھا۔

اپیل کنندگان کی طرف سے: اے این ملا، این ڈی گارگ اور ٹی ایل گارگ

جواب دہندگان کی طرف سے: مس امیتا کوہلی اور آر ایس سوری

عدالت کا فیصلہ پنچھی، جسٹس نے دیا:

خصوصی اجازت کے تحت یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ، چندی گڑھ کے 19 اپریل 1979 کے فیصلے اور آرڈر کے خلاف ہے جو کریمنل اپیل نمبر 843 of 1976 میں دیا گیا تھا۔

یہاں اپیل کنندگان کی تعداد پانچ ہے۔ وہ چار دیگر افراد کے ساتھ سیشن کورٹ، فرید کوٹ میں مختلف الزامات پر مقدمے کا سامنا کرنے کے لیے پیش کیے گئے تھے جیسا کہ اپیل کے تحت فیصلے میں تفصیل ہے۔ اپیل کنندگان کے وہ چار ساتھی ملزمان سیشن جج نے بری کر دیے تھے، اور معاملہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ بظاہر ریاست پنجاب نے ان چار ملزمان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس کی بنیاد پر، اپیل کنندگان کا بنیادی موقف یہ ہے کہ جب چار ملزمان بری ہو چکے ہیں، تو استغاثہ کا کیس خود

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہی اپنی ساکھ کھو چکا ہے، جس سے اپیل کنندگان کو بری ہونے کا حق ملتا ہے۔ یہی موقف ہمارے غور کا مرکز ہے۔

فریقین گاؤں تلونڈی بھا گریاں، ضلع فرید کوٹ، پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کرنیک سنگھ، جگجیت سنگھ اور وساکھا سنگھ بیٹے پرتاپ سنگھ کا ایک خالی پلاٹ تھا جو بیرون ملک مقیم تھے۔ اس کے متصل بالا ونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 کا بیرونی گھر تھا۔ استغاثہ کے مطابق، بالا ونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 نے اس کے ارد گرد ایک باونڈری وال بنائی تھی اور اس پر گندم کی بھوسی ذخیرہ کرنے کے لیے ایک ڈھانچہ بھی بنایا تھا، نیز غیر تعمیر شدہ جگہ پر کپاس کی لکڑیاں اور کھاد رکھی تھی۔ مہندر سنگھ، مذکورہ بالا ونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 کا بیٹا، نے 10 دسمبر 1975 کو سول کورٹ میں ایک دعویٰ دائر کیا جس میں اس نے مستقل پابندی کا حکم حاصل کرنے کی کوشش کی تاکہ اس کے ہم گاؤں والے جیون سنگھ، اس کے بیٹے نیب سنگھ (اپیل کنندہ) اور مہندر سنگھ (بری ہونے والا ملزم) نیز مذکورہ دو ملزمان کے نابالغ بیٹوں کو مقدمہ زمین پر اس کے قبضے میں مداخلت سے روکا جا سکے۔ کورٹ نے 10 دسمبر 1975 کو عارضی پابندی کا حکم دیا جس میں مذکورہ مدعا علیہ کو متنازعہ پلاٹ پر مدعی کے قبضے میں مداخلت سے روک دیا گیا۔ بعد میں مدعا علیہ کی درخواست پر، سول کورٹ نے 29 جنوری 1976 کو مقدمہ جائیداد کو کھسرہ نمبر 345، 346 اور 356 میں شناخت کیا اور اسی کے تحت آرڈر نمائش D-16 کے ذریعے کھسرہ نمبر 345 اور 346 کے حوالے سے عارضی پابندی ہٹا دی جبکہ کھسرہ نمبر 356 کے حوالے سے اسے برقرار رکھا۔ اس کے علاوہ مہندر سنگھ مذکورہ اور اس کے بھائی گندر سنگھ، متوفی میں سے ایک کی طرف سے نرمل سنگھ اور درشن سنگھ، بری ہونے والے ملزمان اور کچھ دیگر افراد کے خلاف سیکورٹی کارروائی بھی چل رہی تھی۔ تاہم، آخر کار کورٹ نے دونوں فریقوں کو خارج کر دیا۔

واقعہ 16 دسمبر 1975 کو اس دوران پیش آیا جب عارضی پابندی نافذ تھی۔ مدعیان میں سے گواہ استغاثہ 18 اور 19 کو چھوڑ کر باقی سب ایک ہی خاندان کے اراکین ہیں۔ یہ رشتہ سیشن جج اور عدالت عالیہ کے فیصلوں میں بھی درج ہے۔ ہم اس فیصلے کو ان تفصیلات سے بوجھل نہیں کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ 15 اور 16 دسمبر 1975 کی درمیانی رات کو، جگرج سنگھ گواہ استغاثہ 14، بالا ونت سنگھ گواہ استغاثہ 15، گندر سنگھ، متوفی اور اسا سنگھ نے اپنے بیرونی گھر کے ایک کمرے میں سونے کے لیے گزارا، جہاں وہ اپنے مویشی بھی رکھتے تھے۔ 16 دسمبر 1975 کو صبح تقریباً 8 بجے، بیرونی گھر کے تمام رہائشی، اور دیگر جوان کے رہائشی گھر سے وہاں آکر شامل ہوئے تھے، اس وقت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپنے مقررہ کاموں میں مصروف تھے۔ اسی دوران، پانچ اپیل کنندگان یعنی ہوشیار سنگھ (ایس بی بی ایل بندوق سے مسلح)، جلالور سنگھ (12 بور ڈی بی بی ایل بندوق، نمائش M.O./5 سے مسلح)، سردارا سنگھ (گنڈاسا، نمائش M.O./2 سے مسلح)، رام سنگھ المعروف رام چرن سنگھ (ایس بی بی ایل بندوق، نمائش M.O./6 سے مسلح) اور نیب سنگھ بیٹا جیون سنگھ (ڈی بی بی ایل بندوق، نمائش M.O./7 سے مسلح) پانچ دیگر افراد کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے۔ وہ چار بری ہونے والے ملزم یعنی تھمن سنگھ (غیر مسلح)، درشن سنگھ (گنڈاسا سے مسلح)، مہندر سنگھ بیٹا جیون سنگھ (نیب سنگھ اپیل کنندہ کا بھائی، نیزے سے مسلح)، نرمل سنگھ (رائفل سے مسلح) اور ماجر سنگھ (پانچواں شخص، ڈی بی بی ایل بندوق سے مسلح) تھے جو بعد میں واقعے کے دوران زخمی ہوا۔ تھمن سنگھ (بری ہونے والا ملزم) نے گندر سنگھ کو للکارتے ہوئے ترغیب دی کہ اسے نہیں چھوڑا جائے گا۔ تھمن سنگھ نے پھر گندر سنگھ کے لمبے بال پکڑ لیے اور اس کے بعد نرمل سنگھ (بری ہونے والا ملزم) نے اپنی رائفل سے گولی چلا دی جو گندر سنگھ کے بائیں پہلو میں لگی۔ گندر سنگھ کے منج کے پاس گرنے پر، سردارا سنگھ (اپیل کنندہ) نے گندر سنگھ کے سر پر گنڈاسے کے دو لگاتار وار کیے جبکہ وہ گرنے کے عمل میں تھا۔ یہ پہلی ہلاکت تھی۔ اس کے بعد نیب سنگھ (اپیل کنندہ) نے بالاونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 پر گولی چلائی جو اس کے پیٹ میں لگی جو قتل کی کوشش کی عکاسی کرتی ہے۔ مدعیان کے خاندان کا ایک اور رکن دھنا سنگھ المعروف شنگھارا سنگھ بھی رہائشی گھر سے آ کر واقعے کے مقام پر پہنچا اور دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے جلالور سنگھ (اپیل کنندہ) نے اس پر اپنی بندوق سے گولی چلائی جس کے بعد رام سنگھ المعروف رام چرن سنگھ (اپیل کنندہ) نے دھنا سنگھ پر گولی چلا دی۔ یہ دوسری ہلاکت تھی۔ سوکھمندر سنگھ گواہ استغاثہ 16 بھی وہاں پہنچا اور ہوشیار سنگھ (اپیل کنندہ) نے اس پر گولی چلائی جو اس کے بائیں بازو اور پہلو میں لگی، جس پر وہ گر پڑا۔ یہ دوسرا معاملہ تھا جو قتل کی کوشش کی عکاسی کرتا ہے۔ واقعے کے مقام پر موجود خواتین بھاگون کور گواہ استغاثہ 17 اور راج کور نے چیختی ہوئی گندر سنگھ اور سوکھوندر سنگھ پر گر کر خود کو ڈال دیا۔ درشن سنگھ (بری ہونے والا ملزم) نے بھاگون کور گواہ استغاثہ 17 کو گنڈاسے کے الٹے حصے سے وار کیے، اور مہندر سنگھ (ملزم) نے راج کور کو نیزے کے الٹے حصے سے وار کیا۔ خاندان کے متاثرہ اراکین کے علاوہ، پڑوسی سوکھدیو سنگھ گواہ استغاثہ 18 اور پرتام سنگھ گواہ استغاثہ 19 نے بھی واقعہ دیکھا جب وہ اپنے اپنے گھروں میں کھڑے تھے۔ استغاثہ کے مطابق، ملزمان کی طرف سے، مہندر سنگھ کا نیزے کا وار جو راج کور کو لگانے کے لیے تھا، غلطی سے نیب سنگھ (اپیل کنندہ) کے پیٹ میں لگا۔ اسی طرح، جلالور سنگھ (اپیل کنندہ) کی گولی غلطی سے ماجر سنگھ (ملزم) کو لگا جو بعد میں ہلاک ہو گیا۔ ملزمان

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے نہ صرف اپنے ہتھیار بلکہ گندر سنگھ کی لائسنس یافتہ رائفل اور بالاونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 کے بیٹے مہندر سنگھ کی ریوالور کو کمرے (بیٹھک) سے اندر سے لے جانے کا الزام بھی لگایا گیا۔ یہ محرک اور اصل واقعے کے بارے میں استغاثہ کا مکمل موقف ہے۔

معاملے کو مکمل کرنے کے لیے، متوفی افراد کو سول ہسپتال، موگا لے جایا گیا جہاں سے ڈاکٹر اے سی گپتا گواہ استغاثہ 1 نے پولیس اسٹیشن، موگا سدار کو اطلاع دی۔ ایس آئی او ایوتار سنگھ گواہ استغاثہ 20 مقام پر پہنچا اور جگرج سنگھ گواہ استغاثہ 14 کا بیان صبح 11 بجے ریکارڈ کیا، جس کی باقاعدہ ایف آئی آر پولیس اسٹیشن پر 11:15 بجے درج کی گئی۔ اس بیان میں واقعے کی واضح تفصیلات دی گئی ہیں۔ زخمیوں کا معائنہ کیا گیا اور انہیں طبّی امداد دی گئی۔ متوفی افراد کے پوسٹ مارٹم کیے گئے۔ ملزمان کو گرفتار کیا گیا اور ہتھیار برآمد کیے گئے، یا تو ان سے، یا ان کے بیانات کے تحت، ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت۔ ملزمان نے ٹرائل میں واقعے سے انکار کیا لیکن نیب سنگھ (اپیل کنندہ) نے اپنا متبادل بیان نمائش D-6 کے طور پر پیش کیا۔ ٹرائل کے نتیجے میں چار افراد کو بری کر دیا گیا لیکن جہاں تک اپیل کنندگان کا تعلق ہے، ان سب کو مجرم قرار دیا گیا اور تعزیرات ہند کی دفعات 148، 449 کے تحت مختلف مدتوں کی سزائیں سنائی گئیں۔ بنیادی طور پر، سردارا سنگھ (اپیل کنندہ) کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت گندر سنگھ کی ہلاکت کا ذمہ دار قرار دیا گیا جس میں اس نے گنڈاسے کے دو مہلک وار کیے تھے۔ باقی اپیل کنندگان کو تعمیری طور پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ ان سب کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ جلالور سنگھ اور رام سنگھ (اپیل کنندگان) کو بنیادی طور پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت دھنا سنگھ کی ہلاکت کا ذمہ دار قرار دیا گیا اور باقی اپیل کنندگان کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302/149 کے تحت، اور سب کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ نیب سنگھ (اپیل کنندہ) کو بنیادی طور پر تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت بالاونت سنگھ گواہ استغاثہ 15 پر قاتلانہ حملے کا ذمہ دار قرار دیا گیا، نیز ہوشیار سنگھ (اپیل کنندہ) کو تعزیرات ہند کی دفعہ 307 کے تحت سوکھمندر سنگھ گواہ استغاثہ 16 پر قاتلانہ حملے کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ باقی چار اپیل کنندگان کو دونوں معاملات میں تعمیری طور پر تعزیرات ہند کی دفعہ 307/149 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور مختلف مدتوں کی قید کی سزائیں سنائی گئیں۔ تمام سزاؤں کو ایک ساتھ چلنے کا حکم دیا گیا۔ سیشن جج نے برآمد ہونے والے ہتھیاروں کے حوالے سے مناسب آرڈرز جاری کیے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، اپیل کنندگان کا بنیادی موقف یہ ہے کہ چار ملزمان کے بری ہونے کے باوجود کہ چشم دید گواہوں نے واقعے میں ان کی شرکت کی گواہی دی ہے، استغاثہ کے گواہوں کو قابل اعتماد نہیں سمجھا جانا چاہیے تاکہ سزاؤں کو برقرار رکھا جا سکے۔ قانونی اصول "جو ایک بات میں جھوٹا ہو، وہ ہر بات میں جھوٹا سمجھا جائے" کو استعمال میں لایا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ دلیل عدالت عالیہ کے سامنے اس طرح پیش نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ کی توجہ سیشن جج کے اس استدلال کی طرف مبذول نہیں کرائی گئی تھی جس کی بنیاد پر اس نے چار ملزمان کو بری کیا تھا۔ اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ اس استدلال کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ کیا اس طرح کے استدلال سے استغاثہ کا کیس اپنی ساکھ کھو چکا ہے۔

تھمن سنگھ (بری ہونے والا ملزم) غیر مسلح تھا۔ اسے جو کردار تفویض کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اس نے گندر سنگھ (مرحوم) کو للکارتے ہوئے ترغیب دی کہ وہ تیار ہو جائے اور اسے نہیں چھوڑا جائے گا۔ اس نے پھر گندر سنگھ کے لمبے بال پکڑ لیے۔ اس کے بعد گندر سنگھ پر حملہ کیا گیا۔ واقعے کے اختتام پر، اس پر یہ الزام تھا کہ اس نے گندر سنگھ کی لائسنس یافتہ رائفل لے لی تھی۔ سیشن جج نے عمومی طور پر یہ موقف اختیار کیا کہ ترغیب کا ثبوت، اپنی نوعیت کے اعتبار سے، کمزور ثبوت ہے اور اکثر اصل حملہ آور کے علاوہ کسی اور شخص کو ملوث کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے لیے اس نے اس عدالت کے ایک فیصلے جینول حق بنام ریاست بہار، AIR 1974 SC 45 اور پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے اسی طرح کے فیصلے کا سہارا لیا۔ پھر بغیر کسی مخصوص بات کیے سیشن جج اچانک اس نتیجے پر پہنچا کہ جب تھمن سنگھ (بری ہونے والا ملزم) غیر مسلح تھا، تو ترغیب کو استغاثہ کے کیس میں شامل کیا گیا ہے اور گواہ بظاہر اسے پھانسنا چاہتے تھے۔ اسے جو دو کردار تفویض کیے گئے تھے، یعنی گندر سنگھ کے بال پکڑنا اور اس کی رائفل لے جانا، اسی جھٹکے میں یہ قرار دیا گیا کہ یہ مبالغہ کا حصہ تھا۔ یہ حقیقت کہ گرفتاری کے وقت تھمن سنگھ کے پاس رائفل تھی، سیشن جج نے غیر معمولی سمجھا کیونکہ عام حالات میں اسے کہیں چھپا کر رکھنے کی توقع ہوتی۔ اس کے الفاظ میں اس کا فیصلہ یہ تھا: "حقیقت یہ ہے کہ میں تھمن سنگھ کی مجرمانہ حرکت سے مطمئن نہیں ہوا۔" صرف یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ترغیب لازمی طور پر اضافی یا مبالغہ آمیز نہیں ہوتی اور اس کا جائزہ ہر معاملے کے حقائق و حالات کے تناظر میں لینا چاہیے۔ اس معاملے میں، ترغیب کے علاوہ، دیگر عوامل بھی موجود تھے جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے، جو سیشن جج کو اپنا موقف اختیار کرنے پر مجبور کر سکتے تھے، اور یہ ایک ممکنہ موقف تھا جو کوئی محتاط جج

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اختیار کر سکتا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو گواہوں نے واقعے کے وقت ملزمان کی شرکت کی گواہی دی ہے انہیں جھوٹا قرار دے دیا جائے۔

درشن سنگھ (بری ہونے والا ملزم) کو جو کردار تفویض کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اس نے بھاگون کور گواہ استغاثہ 17 کو گنڈاسے کے الٹے حصے سے وار کیے اور اس نے بیرونی گھر کے کمرے (بیٹھک) سے مہندر سنگھ کی لائسنس یافتہ ریوالور لے لی تھی۔ سیشن جج کا خیال تھا کہ اگرچہ چشم دید گواہوں کا کہنا تھا کہ بھاگون کور کو درشن سنگھ کے گنڈاسے کے الٹے حصے سے چوٹیں آئی تھیں، لیکن جگرج سنگھ گواہ استغاثہ 14 کی ایف آئی آر میں ہتھیار کے استعمال کا ذکر تو تھا لیکن اس طریقے کا نہیں جس سے اسے استعمال کیا گیا تھا۔ سیشن جج کا خیال تھا کہ عام طور پر درشن سنگھ سے توقع ہوتی کہ وہ کسی پر گنڈاسے کے تیز حصے سے کم از کم ایک وار کرتا۔ اس کے علاوہ واقعے کے بعد مہندر سنگھ سے ریوالور لے جانا بھی اعتماد پیدا نہیں کرتا، جیسا کہ تھمن سنگھ کے معاملے میں تھا۔ نیز اگر یہ دو ہتھیار یعنی رائفل اور ریوالور مدعیان کے پاس واقعے کے شروع ہوتے وقت موجود تھے تو ان سے توقع ہوتی کہ وہ انہیں استعمال کریں گے، جو کہ نہیں ہوا۔ ان روشنی میں، ریوالور ہٹانے کے عمل کو شک کی نگاہ سے دیکھا گیا، خاص طور پر جب اس کی برآمدگی درشن سنگھ کی گرفتاری کے آٹھ دن بعد اس کے بیان کے نتیجے میں ہوئی۔ سیشن جج نے پھر ان الفاظ میں نتیجہ اخذ کیا: "درشن سنگھ کے خلاف مقدمہ معقول شک سے بالاتر نہیں ہے۔" اب سیشن جج کا ایسا موقف ایک ممکنہ موقف تھا جو محتاط نقطہ نظر سے اختیار کیا گیا تھا، اور اس سے استغاثہ کے گواہوں کی سچائی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

جہاں تک مہندر سنگھ (بری ہونے والا ملزم) کا تعلق ہے، اس پر الزام تھا کہ اس نے راج کور پر نیزے کو الٹے طریقے سے استعمال کیا۔ راج کور کو کوئی گھاؤ یا چھید والی چوٹ نہیں آئی تھی۔ نیز مہندر سنگھ کی گرفتاری کے سات دن بعد نیزے کی برآمدگی کو وقت کے فرق کی وجہ سے شک کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ایف آئی آر میں ہتھیار کے استعمال کے مخصوص طریقے کے ذکر میں کمی کو بھی استعمال میں لایا گیا۔ سیشن جج نے پھر قرار دیا: "میں مہندر سنگھ کو فائدہ شک دیتا ہوں اور اسے بری کرتا ہوں۔" یہ فیصلہ سیشن جج نے استغاثہ کے کیس کو کمزور کیے بغیر دیا جا سکتا تھا۔ بھوسے سے اناج کو الگ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اناج ضائع ہو جائے اور بھوسہ بچ جائے۔ جج کا ایسا موقف مجموعی کیس پر کوئی منفی اثر نہیں ڈالتا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آخر میں، نرمل سنگھ (بری ہونے والا ملزم) کو ایف آئی آر میں "پکی بندوق" سے مسلح بتایا گیا تھا جس کی تشریح سیشن جج نے "رائفل" کے طور پر کی۔ چونکہ نرمل سنگھ پر الزام تھا کہ اس نے گندر سنگھ پر فائر کرکے واقعے کا آغاز کیا اور گندر سنگھ کی لاش میں گولیاں دیکھی گئی تھیں، اس ہتھیار کی اس تفصیل نے سیشن جج کے ذہن میں شک کے بیج بو دیے۔ یہ زیادہ سے زیادہ یا تو غلط تاثر یا فلیش امپریشن کا معاملہ تھا کہ نرمل سنگھ، جو بلاشبہ ایک رائفل کا لائسنس یافتہ تھا، کے پاس وہ رائفل تھی۔ ہتھیار کی تفصیل کو میڈیکل ثبوت سے متصادم پا کر، سیشن جج نے استغاثہ کا کیس نرمل سنگھ کے خلاف ثابت نہیں ہوا قرار دیا۔ یہاں اگرچہ جج نے واضح طور پر نرمل سنگھ کو فائدہ شک دینے کی بات نہیں کی، لیکن اس کا نقطہ نظر اسی سمت میں تھا۔ نرمل سنگھ کا بری ہونا بھی استغاثہ کے مجموعی کیس پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

اوپر بیان کیے گئے خیالات اور تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم نہیں سمجھتے کہ اس معاملے میں قانونی اصول "جو ایک بات میں جھوٹا ہو، وہ ہر بات میں جھوٹا سمجھا جائے" لاگو ہوتا ہے۔ واقعے میں بڑی تعداد میں شرکاء کا ہونا کہیں نہ کہیں کچھ شک کا باعث ہو سکتا ہے۔ لیکن یہاں استغاثہ کا کیس مجموعی طور پر مضبوط ہے جس کی تائید گواہ استغاثاں 18 اور 19، پڑوسیوں، کے آزادانہ ثبوت سے ہوتی ہے، اور واقعہ مدعیان کے گھر میں ہوا تھا۔

یہ بھی موقف اختیار کیا گیا کہ استغاثہ نے اپنا مجرمانہ حصہ چھپایا ہے اور یہ وضاحت نہیں کی کہ ماجر سنگھ (مرحوم) اور نیب سنگھ (اپیل کنندہ) کو چوٹیں کیسے لگیں۔ یہ دلیل محض قابل ذکر ہے اور مسترد کرنے کے قابل ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جگرج سنگھ نے ایف آئی آر میں واضح طور پر ذکر کیا تھا کہ ماجر سنگھ (مرحوم) اور نیب سنگھ (اپیل کنندہ) کو چوٹیں ملزمان کے اپنے اعمال کا نتیجہ تھیں اور بیان کیے گئے حالات میں تمام چشم دید گواہوں نے اس پر واضح اور مستقل مزاجی سے گواہی دی۔ دونوں زیریں عدالتوں کا یہ فیصلہ ہے کہ واقعہ مدعیان کے بیرونی گھر کے آنگن میں ہوا تھا۔ تفتیش کے دوران وہاں سے چار جگہوں سے خون آلود مٹی جمع کی گئی تھی۔ واقعے کا وقت صبح 8 بجے تھا اور گھر کے لوگ اپنے روزمرہ کے کاموں میں مصروف تھے، تو یہ سوال اٹھانا چاہیے کہ مدعیان کو کسی حملے کی توقع کیوں ہوگی اور وہ آتشیں ہتھیاروں کے ساتھ تیار کیوں ہوں گے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ مدعیان کے پاس لائسنس یافتہ ہتھیار ہوتے ہوئے، اگر انہیں کسی حملے کی توقع ہوتی، تو وہ انہیں استعمال کے لیے تیار نہ رکھتے۔ یہ حقیقت کہ مدعیان کے ان لائسنس یافتہ ہتھیاروں کے استعمال کا کوئی ثبوت

Basharat Saleem
2025.06.27 13:55
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں ملا، خود اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ ماجر سنگھ (مرحوم) اور نیب سنگھ (اپیل کنندہ) کو لگنے والی چوٹیں حادثاتی تھیں اور استغاثہ کے بیان کے مطابق لگی تھیں۔ اس پہلو پر بھی ہم دلیل سے متاثر نہیں ہوئے۔

عدالت عالیہ کے سطح پر بالآخر ثابت ہونے والے استغاثہ کے کیس کا جائزہ لینے، سیشن کورٹ کے چار ملزمان کو بری کرنے کے استدلال کو دیکھنے، اور نیز اوپر بیان کی گئی وجوہات کی بنیاد پر، ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اپیل میں کوئی وزن نہیں ہے اور اسے اسی طرح خارج کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندگان ضمانت پر ہیں۔ انہیں فوری طور پر اپنی ضمانتی بانڈس پیش کرنا ہوں گی۔

اپیل خارج کر دی گئی۔